بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

ان اللہ قد صاح لکم وقت مسیحہ وما ترک من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۵	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۲۰	۲۷ شوال ۱۳۲۳ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵
ای جہان منتظر خوش باش کآمد داستان	ایڈیٹر محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

قیمت سالانہ

سست والیان ریاست	۵۰
معاونین	۱۰
برضائے	۵
خود	۳

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	۲	۳
ششماہی	۱/۴	۱/۱۰
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ		۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — نو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
ہیچکسے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کافر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

کشف القناع لرد الخداع

ایام سفر دہلی میں ایک شخص مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی سے ایک تحریر لکھکر تصدیق مسیح موعود کی خدمت میں ڈالا تھا جس کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے۔ وہ اصل تحریر مع جواب درج کئے جاتے ہیں۔

اصل خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ الراشدین۔

عیسیٰ بن مریم جو بین یدی الساعۃ نازل ہونے والے ہیں۔ وہ وہی نبی بنی اسرائیل ہیں نہ ان کا کوئی مثیل ہے۔

اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں۔ اول حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال لیس بینی وبینہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل الحدیث اخرجہ ابوداؤد واحمد واول الحدیث۔ عند احمد الانبیاء اخوۃ العلات امھاتھم شتی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسی بن مریم لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل الحدیث رجال۔ اس حدیث کے سب رجال شیخین ہیں۔ سوائے عبدالرحمن بن آدم کے۔ کہ وہ رجال مسلم سے ہے۔ پس اس حدیث کی صحت میں کیا کلام ہے۔ اور اس کی عاضد ہے۔ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ قال لما کان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقی ابراھیم وموسی وعیسی فتذاکروا الساعۃ فبدأوا بابراھیم فسالوہ عنھا فلم یکن عندہ منھا علم ثم سالوا موسی فلم یکن عندہ منھا علم فرد الحدیث الی عیسی بن مریم فقال قد عھد الی فیما دون وجبتھا فاما وجبتھا فلا یعلمھا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ الحدیث اخرجہ ابن ماجۃ واحمد وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی البعث والنشور کذا فی الدر المنثور۔ اس حدیث کے سب رجال رجال شیخین ہیں سوائے موثر بن عفارہ کے کہ اس کو حافظ نے تقریب میں مقبول لکھا ہے۔ اور کاشف میں اس کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ وثق تہا وثقہ ابن حبان۔ اگرچہ ہر واحد ان حدیثین میں سے لائق احتجاج ہے۔ مگر دونوں کے ملنے سے اور زیادہ قوت ہوگئی۔ اس سبب سے دونوں کو ایک دلیل قرار دیا۔ دوم یہ کہ حدیث نواس بن سمعان میں جس کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس نازل ہونیوالے کے حق میں پانچ بار نبی اللہ آیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا مرزا صاحب نبی اللہ ہیں یا نہیں۔ برتقدیر ثانی مصداق عیسیٰ بن مریم کے جو نازل ہونیوالا ہے نہ ہوئے اور برتقدیر اول کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ یہ انکار ہے۔ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور احادیث متواترہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا اور نیز مدعی نبیت کا دجالین کذابین میں سے ہونا لازم آتا ہے کیونکہ احادیث ابوہریرہ وثوبان وغیرہما میں کہ بخاری ومسلم وغیرہما نے روایت کیا ہے۔ دجالین کذابین کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ سب دعوی رسول اللہ ونبی اللہ ہونے کا کرینگے۔ فقط۔

کشف القناع لرد الخداع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

منظر شفقت وکرم مسعد لطف اتم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ بعد سلام مسنون شوق مشحون الخ۔ جناب کے بالآخر بعد انتقال بسیار اس تحریر کی ضرورت آن پڑی جس کے لئے اس محب قدیم نے دہلی میں داخل ہوتے ہی خدمت عالی میں عرض کیا تھا خیر بہرحال سچ ہے۔ ہرچہ دانا کند کند نادان۔ لیک بعد از خرابی بسیار مگر افسوس کہ جناب نے اس تحریر میں بھی اپنا اسم نامی تک تحریر نہیں فرمایا مجھے تعجب تو اس امر سے ہے کہ جناب کے لئے پہلے بھی مانع نہ ہوتا۔

واذا سألتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب

اور جب اُن سے کوئی سوال کرو تو حجاب کے پیچھے سے طلب کرو۔ ۱۲ منہ

مجھکو امید ہے۔ کہ جناب اس اپنی تحریر سے بحکم سہ نہان گے ماندان رازے کزو سازند محفلہا۔ انکار نہ فرماوینگے خصوصاً ایسے خادم قدیم سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ جس کی معرفت سابقہ بیان تک پہونچی ہوئی ہے۔ کہ سہ بہر رنگی کہ خواہی جامہ پوش۔ من انداز قدت را مے شناسم۔ غرض اس عرض سے یہ ہے۔ کہ اس شہر دہلی میں مجھکو کوئی مخاطب صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لہذا آپ سے ہی خطاب کیا جاتا ہے۔ بناءً علیہ آپ کی تحریر کے جواب میں یہ چند سطور پیش کی جاتی ہیں۔ بغور ملاحظہ فرمائی جاویں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عیسیٰ ابن مریم نبی اسرائیلی جو بین یدی الساعۃ نازل ہونے والے ہیں۔ الی قولکم اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں جن کا دلیل اول۔ آپ نے ایک حدیث ابوداؤد واحمد سے لکھی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ اس حدیث میں۔ انہ نازل کی ضمیر عیسیٰ بن مریم نبی اسرائیلی ہی کی طرف راجع ہے نہ کسی مثیل عیسیٰ کی طرف الخ۔ **اقول**۔ افسوس کہ جناب نے اس مدت مدید چہار دہ سالہ میں ان رسایل کی طرف توجہ نہ فرمائی جو جناب کی خدمت عالی میں وقتاً فوقتاً روانہ کئے گئے۔ اور پھر صد افسوس کہ نہ ان رسایل کو ملاحظہ فرمایا جو الحال خدمت عالی میں بطور ہدیہ پیش کئے گئے۔ اور بکمال ہزار افسوس ہے اس امر پر کہ علم مرجع ومصداق ضمائر کا جو ادنی طلبہ کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کو بھی جناب نے نسیاً منسیاً فرما دیا۔ سہ جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے وہ سب ایکدم میں بھلا دیا کیونکہ میں تو یہ عرض کر ہی نہیں سکتا کہ دیدہ ودانستہ جناب نے الا ایسا کچھ تحریر فرمایا ہے کیونکہ شان ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون (اور حق کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھکر سچ کو مت چھپاؤ) وارد ہے۔ بہرحال مرا یاد دترا فراموش لہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ اے حضرت ضمیر غائب کا تو یہ حال ہے کہ اس کو ماقبل کے مضمون سے بھی ایک امر مستنبط کرکر اس کا مرجع قرار دیا جاتا ہے۔

اعدلوا ھو اقرب للتقوی (الانصاف کرو کہ وہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔ ۱۲) اور ضمیر شان وقصہ کو بھی آپ نے پڑھا ہی ہوگا۔ اب میں مانحن فیہ میں گفتگو کرتا ہوں کہ ضمیر غائب سے مرجع کا مثیل بھی مراد ہو سکتا ہے اس کے ثبوت کے لیئے چند آیات اور آثار لکھے جاتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ کانوا فیھا فاکھین کذلک واورثنھا قوما آخرین۔ پ ۲۵ (کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور مکانات بزرگ اور سامان نعمت کے وہ چھوڑ مرے جنمیں وہ عیش کر رہے تھے ایسا ہی ہونا تھا اور وارث کیا ہمنے ان سب چیزوں کا دوسری قوم کو ۱۲) ایضاً فاخرجناھم من جنات وعیون وکنوز ومقام کریم کذلک واورثنھا بنی اسرائیل پ ۱۹ (پس نکال دیا ہمنے انکو باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں اور مکانوں بزرگ سے ایسا ہی ہونا تھا اور وارث کیا ہمنے ان سب چیزوں کا بنی اسرائیل کو ۱۲) کیا ان دونوں آیات میں مثیل مرجع کا نہ خود مرجع مراد نہیں ہے۔ اگر آپ فرماویں کہ ان بعینہا خود مرجع ہی مراد ہے۔ تو عرض یہ ہے۔ کہ تاریخ کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ کہ مدت ۴۰ برس کے بعد بنی اسرائیل فرعون کے ان امتعہ وغیرہ کے وارث ہوئے تھے کیونکہ چالیس برس تو تیہ میں ہی حیران وپریشان رہے۔ اور دس برس تک قوم جبارین سے جہاد کرنے میں صرف ہوئے۔ اور چالیس برس کے لئے تو نص قرآنی بھی موجود ہے۔ قال فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ یتیھون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین۔ پ ۶ (فرمایا وہ ملک زمین چالیس برس تک ان پر حرام ہے کہ بھٹکتے پھرینگے زمین میں پس مت افسوس کر تو نافرمان قوم پر ۱۲) اس قدر مدت دراز تک یہ تمام متروکات فرعونی بلا تغیر کے کیونکر قائم رہ سکتی ہیں۔ جنہوں نے تو جبر دیا۔ اور اگر انمیں کسی طرح کا تغیر وتبدل پیدا ہو گیا تھا۔ تو پھر جو ضمیر اورثنھا میں موجود ہے وہ مثیل مرجع کی طرف راجع ہوئی۔ یا اصیل مرجع کی طرف ثم بینوا توجروا ایسی آیات قرآن مجید میں بہت سی ہیں۔ جن میں ضمیر غائب سے خاص مرجع مذکور بعینہ مراد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مثیل مرجع کا مراد ہے۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب پ ۲۲ (یعنی نہیں عمر دیا جاتا کوئی دراز عمر والا اور نہ گھٹایا جاتا ہے اس کی عمر میں سے کچھ۔ مگر یہ سب کتاب لوح محفوظ میں ہے) اب فرمایئے کہ اس آیت میں عمرہ کی ضمیر کس طرف راجع ہے۔ اگر معمر کی طرف راجع ہے۔ تو معنی فاسد ہو جاتے ہیں۔ پس لامحالہ مثیل معمر کی طرف راجع ہوگی۔ جو منقوص العمر ہے۔ کیونکہ کبیر العمر اور منقوص العمر ایک تضاد کے اعتبار سے باہم متشابہ ہیں۔ دیکھو علم معانی اور بیان کو۔ یہ تو ہے ضمیر غائب کا حال جس میں ضمیر غائب سے بھی تعریف کم ہوتی ہے۔ اب ضمیر مخاطب کا حال سنئے۔ جو ضمیر غائب سے اعرف ہوتی ہے معہذا اس میں بھی مخاطب کا مثل ہی مراد متکلم کی ہو جاتا ہے جیسا قال اللہ تعالیٰ۔ واذ نجیناکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم

حضرت الیاس نبی جو آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ بھی حضرت عیسیٰ مسیح سے پیشتر آسمان سے اتریں گے۔ اور حضرت عیسےٰ سے پیشتر کسی نبی نے انبیاء میں سے اس کی یہ شرح اور تفصیل عیسوی بھی بیان نہیں فرائی تھی۔ معہذا حضرت مسیح ایسی پیش گوئی قدیم کی نسبت جو صدہا برس سے بلا شرح کے بوساطت انبیاء کے چلے آتے تھے۔ یہ تاویل فرماتے ہیں کہ وہ الیاس آسمان سے اترنے والا یہی یحییٰ ہے۔ ان اگر عقل کو کام میں لایا جاتا۔ تو البتہ بات تو کچھ مشکل نہیں تھی۔ کیونکہ جملہ مومنین متقین اور انبیاء کا رفع روحانی ہوا ہی کرتا ہے۔ کہ الرفع التقریب (یعنی رفع کے مقرب کر دینا ہیں ۱۲) دیکھو مفردات راغب اصفہانی کو اور قرآن مجید میں کفار کے لئے لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط۔ (نہیں کھولے جاویں گے ان کے لئے دروازے آسمان کے اور جنت میں وے نہیں داخل ہونے پاویں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں ہو کر نہ گذر جاوے ۱۲) بھی موجود ہے اور متقین کے لئے ان للمتقين لحسن مآب جنات عدن مفتحة لهم الابواب (بے شک پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔ جو ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت ہیں۔ جن کے دروازہ کھلے ہوئے ہونگے۔ ۱۲) فرمایا گیا ہے۔ اور جنات کا آسمانوں پر ہونا ظاہر ہے اور احادیث میں من تواضع لله رفعه الله (جو شخص تواضع کریگا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو اللہ تعالیٰ اونچا کر دیوے گا ۱۲) وغیرہ وغیرہ بھی مذکور ہے۔ اور اللّٰهم اغفر لي وارحمني واهدني وارزقني وارفعني واجبرني (یا اللہ میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھکو ہدایت پر ثابت رکھ۔ اور رزق دے۔ مجھکو اور میرا رفع کر اور میری شکستگی کو باندھ دے) دعا تعلیم کی گئی ہے اور مراد جاور سے جسم عنصری ہو سکتا ہو جو زمین ہی میں رہ جاتا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ یہ شرح رفع روحانی کی کسی نبی نے بیان نہیں فرمائی تھی۔ حضرت عیسےٰ مسیح کی یہ تاویل کرنے سے یہود اہل کتاب کو سخت ابتلا پیش آگیا۔ اور ان الفاظ پرست نے اس تاویل کی سخت تکذیب کی۔ ان بمقدار اسباب تکذیب اور موانع تصدیق کے یہود کو پیش آئے تھے۔ بانحن فیہ میں وہ ابتلا بھی موجود نہیں ہیں۔ کیونکہ اول تو اس آمت کے لئے ایک نظیر فیصلہ مسیح کی موجود ہے۔ دوسرے آسمان پر مع جسد عنصری کے مسیح کا اٹھایا جانا کہیں مذکور نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اٹھایا جانا فرمایا گیا ہے کہ بل رفعه الله اليه (بلکہ اللہ نے اپنی طرف عیسےٰ کو اٹھا لیا) اور صدہا ادلہ قاہرہ ایسے خیالات بیہودہ کے رد کے لئے کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لہذا اہل اسلام کے لئے تو کچھ دشواری بھی نہیں ہے۔ فاعتبروا يا اولي الابصار (پس عبرت پکڑو اے صاحبان بصیرت کے ۱۲) اگر آپ کہیں کہ ہم تورات و انجیل کے در رسوں کو نہیں تسلیم کرتے تو اولا جواب اس کا یہ ہے۔ کہ تمام علماء ربانیین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات کے لئے تمام بشارات مندرجہ تورات و انجیل سے تمسک کیا ہے اور کرتے رہتے ہیں۔ پس در صورت اس عدم تسلیم کے ایک عظیم الشان طریق اثبات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ افسوس کہ ہے این ہم رفت آن ہم رفت ۔ در پے شیطان جان ہم رفت ۔ فاعتبروا يا اولي الالباب ۔ (پس عبرت پکڑو اے دانشمندو ۱۲) اور ثانیا ہم کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید تو ایسی پیشین گوئیوں وغیرہ کی نسبت جا بجا ارشاد فرماتا ہے۔ مصدقا لما بين يديه اعني من التورات والانجيل (سچا بتانے والا ان کتابوں کو جو اس سے آگے ہیں ۱۲) ثالثا فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون (اگر تم نہیں جانتے ہو تو پوچھ لو اہل کتاب سے ۱۲) کو کیا کرو گے۔ غرضکہ آپ کی کم نصیبی کا ہم کہاں تک بیان کریں۔ خلاصہ عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ علاوہ ان فسادات اور امور مذکورہ کے ہم میں اور آپ میں ایک بڑا یہ بھی فرق ہو گیا ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین مخبر صادق کی صدہا پیشگوئیاں جو اس صدی میں واقع ہو گئیں ہیں۔ آپ ان سب کی تکذیب فرما رہے ہیں۔ اور ہم ان تمام پیشین گوئیوں مخبر صادق کو طرح طرح سے تصدیق کر رہے ہیں۔ ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

اور رابعا ہم کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید نے بھی اس فیصلہ عیسیٰ مسیح کو ایک عجیب و غریب طرز کے ساتھ تصدیق فرما دیا ہے۔ لیکن اذکیا کے لئے نہ اغبیا کے واسطے ؎

اگر بستاہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

دیکھو جہاں فرمایا ہے۔ کہ ان الياس لمن المرسلين (بے شک الیاس رسولوں میں سے ہیں ۱۲) الی قولہ تعالیٰ وسلام على الياسين۔ (اور سلام ہو دے الیاسوں پر ۱۲) کیونکہ اس میں دو قرائتیں آئی ہیں۔ اول تو آل یاسین دوسری الیاسین۔ چونکہ حضرت الیاس یاسین کے بیٹے تھے۔ لہذا آل یاسین فرمانے میں ہی تعدد الیاس کا پایا گیا۔ جو فیصلہ مسیح کا اصل الاصول ہے اور دوسری قرات کے موجب جو ہماری قرات ہے الیاسین جمع الیاس کی ہوئی۔ اور صیغہ جمع ہی تعدد پر دلالت کرتا ہے جس کا اقل درجہ یہ ہے۔ کہ دو الیاس کا ہونا ضروری ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح نے حضرت یحییٰ کو الیاس کا مثیل قرار دیکر تعدد الیاس کے فیصلہ فرمایا۔ قرآن مجید نے بھی تعدد الیاس کی طرف بصیغہ جمع فرما کر جو بنائے فیصلہ ہے۔ تصدیق فیصلہ مسیح کی فرمادی جسنہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ خلاف سیاق و سباق آیات کے الیاس کو بصیغہ جمع ارشاد فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ فاعتبروا يا اولي الابصار (پس عبرت پکڑو اے بصیرت والو ۱۲) پس صیغہ جمع کا اسی لئے لایا گیا۔ کہ یہ اختلاف عظیم الشان اہل کتاب کا جو زمانہ مسیح واقع ہو گیا تھا وہ رفع فرمایا جاوے۔ کیونکہ یہ اختلاف بصیغہ جمع ارشاد فرمانے سے جو تعدد پر دلالت کرتا ہے۔ اٹھ جاتا ہے

بتلایا ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ان هذا القرآن يقص على بني اسرائيل اكثر الذي هم فيه يختلفون وانه لهدى ورحمة للمؤمنين۔ (بے شک یہ قرآن اکثر ان باتوں کی تحقیق بیان فرماتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے ہیں اور بے شک وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ۱۲) یعنی بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کی اکثر ان امور کی حقیقت واقعی بیان فرماتا ہے۔ جن میں وے اختلاف رکھتے ہیں۔ اور بیشک یہ قرآن مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اور یہی لفظ الیاسین کا مسئلہ بروز پر بھی دلالت کرتا ہے۔ جس کے اثبات کے لئے اکثر آیات قرآن کی ناظر ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ بھی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذي فرض عليك القرآن لرادك الى معاد قل ربي اعلم من جاء بالهدى ومن هو في ضلال مبين وما كنت ترجوا ان يلقى اليك الكتاب الا رحمة من ربك فلا تكونن ظهيرا للكافرين۔ قبل ترجمہ تفسیر آیت کے اولاً واضح ہو کہ اصطلاح تصوف میں معنے بروز کے یہ ہیں کہ کوئی انسان کسی دوسرے ایک انسان یا چند انسانوں کی قوت اور طبیعت میں پیدا کیا جاوے۔ پس جس طرح یہ پہلا انسان خیر یا شر میں کامل ہوگا اسی طرح یہ انسان دوم بھی اس پہلے انسان کا مثیل اور نمونہ ہوگا بروز اور تمثل شریعت اسلامیہ میں جائز بلکہ واقع ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فتمثل لها بشرا سويا۔ یعنی حضرت جبرائیل اچھے خوبصورت آدمی کی شکل بن کر حضرت مریم کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ اور حضرت جبرائیل کا متمثل ہونا بصورت دحیہ کلبی کے احادیث صحاح میں بھی مذکور ہوا ہے۔ ہاں البتہ تناسخ باطل ہے۔ کما ثبت فی محلہ اور بروز و تمثل میں فرق یہ ہے۔ کہ تمثل ایک اندک مدت کے لئے ہوتا ہے بخلاف بروز کے کہ وہ عمر بھر کے واسطے ہی اس آیت زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء سابق کا بروز قرار دیکر جامع تمام کمالات انبیاء کا اور آپ کی کتاب قرآن مجید کو مجموعہ جملہ صداقتوں اور فضائل غیر متناہیہ کا قرار دیا ہے۔ اسی لئے دوسری جگہ یہ فرمایا گیا ہے کہ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين یعنے تجھ کو تمام عالموں کی رحمت کے لئے ہی رسول کر کے بھیجا ہے وغیر ذلک من الآیات اور یہی مراد ہے۔ اس آیت سے کہ فبهداهم اقتده یعنی اے پیغمبر تم تمام ہدایات انبیاء سابق کے نمونہ اور اسوہ بن جاؤ۔ یہ معنی اقتدا کے جو ہم نے کیے ہیں لغت عرب سے ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ لفظ اقتدا کا مادہ قدوہ ہے جو بمعنے اسوہ کے ہیں۔ پس جبکہ اس کو باب افتعال میں لایا گیا تو بمعنے اسوہ بنانے کے ہو گیا۔ جیسے جیسے اس کے لئے تھے بنے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاؤں کے امام اور مقتدا ہیں۔ نہ مقتدی۔ مگر جو کہ سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔ لہذا لفظ اقتدا کا لایا گیا ہے جو دونوں معنی شامل ہے۔ اور احادیث صحیحہ سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ ولنعم ما قیل ؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

درآن مسجد امام انبیاء شد ☆ صف پیشینیان باپیشوا شید

اس امر کو ہمنے زیر تفسیر آیت میثاق کے شرح اور بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور آپ کی کتاب قرآن مجید کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ **یتلو صحفا مطهرة فیها کتب قیمة**۔ یعنی یہ رسول تلاوت کرتا ہے تمام ایسے صحیفے جو پاک ہیں۔ جملہ عیوب اور نقصانات سے اور ان میں کتابیں ہیں جو راست اور درست کرنیوالی ہیں۔ ہر ایک کجی اور ناراست کو۔ ثانیاً ترجمہ تفسیری آیت کا لکھا جاتا ہے کہ ای خاتم النبیین جامع جملہ کمالات انبیاء کے تجھ پر یہ قرآن مجید جو مہیمن تمام کتب سابقہ کا ہے۔ ایک مقدار مخصوص کے ساتھ مقدر کرکر خدائی واحد نے نازل فرمایا ہے۔ وہی خدائے واحد بے شک تم کو بوقت ضرورت کے جب تمہارے عود کرنیکا وقت ہوگا۔ یعنے جبکہ ضرورت تمہاری لوٹانےکی واقع ہوگی تم کو ہمیشہ دنیا میں لوٹا کر لاتا رہیگا۔ تاکہ جن تفاصیل معارف اور شروح حقائق کی ضرورت ہو وہ سب اسی کتاب جامع سے بیان کی جاویں۔ اور آپ کی جمعیت اور نیز آپ کی کتاب کی جمعیت تمام عالم پر ثابت ہو۔ اور قرینہ اس تفسیر پر یہ ہے جو فرمایا جاتا ہے۔ کہ تم کہدو کہ میرا پروردگار جو بتدریج انتہائی نقطہ کمالات پر پہونچانے والا ہے۔ وہ سب سے زیادہ تر جاننے والا اس شخص کا ہے۔ جو ہدایت کو منجانب اللہ لاوے۔ یعنی وہ شخص کہ حقائق اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر کھولا گیا ہو۔ اور اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو کھلی ہوئی گمراہی میں پڑا ہو۔ اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر بند کیا گیا ہو۔ لہذا اس کو تفاصیل معارف قرآنی پر پہنچنا ممکن ہی نہ ہوگا۔ اور چونکہ بظاہر ایسی جمعیت معارف غیر متناہی کے لئے غیر مترقب تھی۔ لہذا فرمایا جاتا ہے۔ کہ ای پیغمبر تم کو توقع نہ تھی۔ کہ ایسی کتاب جامع کمالات غیر متناہیہ کے لئے تم پر نازل کی جاوے گی مگر تمہارے رب نے بتقاضاء اپنی رحمت کے جو بتدریج تم کو جملہ کمالات انسانیہ پر پہنچانے والا ہے۔ ایسا قرآن مجید نازل فرمایا کہ ہر زمانہ کے مناسب اس کے مجملات میں تفاصیل مندرج ہیں۔ پس جبکہ اس قرآن مجید میں ایسے فوائد غیر متناہیہ موجود ہیں تو تم اس کی تبلیغ کرتے رہو اور اپنی دعوت کو مبادا ترک کرکر مکذبین کے مددگار مت ہو۔ تمام ہوا ترجمہ تفسیری۔ واضح ہو کہ بعض مفسرین نے جو معاد سے مراد صرف مکہ معظمہ ہی لیا ہے۔ وہ سیاق و سباق آیت کے مناسب نہیں۔ کیونکہ اول تو لفظ معاد کا نکرہ ہے اور لفظ مکہ معرفہ ہے اندریں صورت کوئی وجہ موجبہ تعبیر معرفہ کی جو نکرہ کے ساتھ کیا گیا۔ معلوم نہیں ہو سکتی۔ ثانیاً مضمون۔ **ان الذی فرض علیک القرآن** کو ساتھ مضمون **لرادک الی معاد** کے کوئی مناسبت نہیں۔ ثالثاً۔ **لرادک الی معاد** جملہ اسمیہ ہے جو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی مضمون اس کا ہمیشہ تکرار ہوتا رہیگا جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ **انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون**۔ اگر مکہ معظمہ میں تو آپ کا عود کرنا صرف ایک ہی مرتبہ واقع ہوا

فان الاستمرار و غیر ذلک من الوجوه الموجبة

سابعاً۔ **قل ربی اعلم من جاء بالهدی**۔ کو بھی در صورت معنی مکہ [illegible] کی تفسیر مذکور کے پہلی آیت کے ساتھ کوئی ربط نہیں معلوم ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس۔ عدم توقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاء کتاب معمولی کے لئے بھی غیر مناسب ہے۔ کیونکہ آپ کی طبیعت اور فطرت میں مادہ نبوت و رسالت کا تو موجود ہی تھا۔ پھر معمولی کتاب کے نزول کے لئے عدم توقع کے لئے ایک ایسی کتاب کامل ہونی چاہیئے۔ جو تمام صد فنون اور معارف کے لئے حاوی اور جامع ہو۔ اور اس کا نزول ایک رحمت عامہ و تامہ کا مقتضاء ہو۔ جو پورا مصداق ہو۔ **الا رحمة من ربک** کا۔ ان جو تفسیر آیات کی ہمنے لکھی۔ اس سے ہر ایک جملہ دوسرے جملہ کے ساتھ مربوط اور متناسب ہو گیا اور آخر آیات میں بھی طالبان ہدایت و اہل ہدایت کو امید دلائی گئی ہے۔ کہ اپنی اس امید کو مکذبین کی روک ٹوک سے منقطع نہ کریں۔ کہ قرآن مجید نعوذ باللہ جامع معارف غیر متناہیہ کے لئے نہ ہووے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔

ولا یصدنك عن آیات اللہ بعد اذ انزلت الیك وادع الی ربك ولا تكونن من المشركين

یعنی مخالفین کے اوہام و تکذیب جو اس معاد ضروری میں تیرے لوٹنے کی نسبت کرتے ہیں وہ تجکو اللہ تعالے کے آیات قرآن مجید کی تبلیغ سے جو کاشف تفاصیل معارف لا متناہی کی ہیں روک نہ دیویں۔ بعد اس کے کہ وہ آیات تیری طرف اتاری گئی ہیں۔ ان تجکو چاہیئے۔ کہ دعا کرتا رہ اور اس قول و زعم کہ مکذبین مشرکین کو مت مان۔ کیونکہ ایسے قول کو ماننا شرک ہے اور تو مشرکین میں سے ہرگز نہیں ہے۔ اور چونکہ لفظ معاد میں تنوین تنکیر کی تعظیم کے لئے ہے۔ لہذا اس میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ جب آخر زمانہ پر فتن میں مخالفین کے حملات اسلام پر واقع ہونگے اور تیرے لوٹانے کی بڑی عظیم الشان ضرورت واقع ہوگی۔ تو بطور بروز کے اس زمانہ ضلال مبین میں تجکو بالضرور لوٹا کر لاوینگے۔ اور اس بروز محمدی کو **من جاء بالهدی**۔ کا مصداق گردان کر مسیح موعود و مہدی آخر الزمان کریں گے۔ **انا جعلناك مسیح بن مریم** اور اس کے مخالف بسبب اپنی ضلالت کے رفتہ رفتہ ہلاک اور تباہ ہوجائیں گے۔ کما قال تعالیٰ۔ **ومن ھو فی ضلال مبین** (جیسا کہ محاورہ عرب کا ہے۔ کہ ضل الماء فی اللبن یعنی پانی گم ہوگیا دودھ میں ۱۲ منہ)

آگے رہی نزول کی بحث سو ہمنے اپنے رسایل میں کافی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ نزول کے لئے آسمان سے اترنا ہرگز ضروری نہیں ہے۔ مختار الصحاح میں عرب کا محاورہ تحریر لکھا ہوا ہے کہ **انزلنی منزلا مبارکا وانزل الضیف** (مجھکو اتار منزل مبارک میں اور مہمان کو نزیل کہتے ہیں۔ دیکھو دیگر کتب معتبرہ لغات عرب کو۔

پھر نظر ثانی کرو یہ صحیح بخاری میں [illegible] باب نزول النبی صلعم [illegible] اترے نبی صلعم کا مقام حجر میں (۱۲) اب جناب ارشاد فرماتے ہیں کہ آپکے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیا آسمان سے نازل ہوئے تھے یا مدینہ شریف سے ہی تشریف لے گئے تھے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قرآن مجید میں لفظ نزول کا استعمال فرمایا گیا ہے۔ قال تعالیٰ۔ **قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات اللہ مبینات** (تحقیق اتارا اللہ نے تمہاری طرف یاد دلانے والا رسول تلاوت کرتا ہے تم پر اللہ کی آیات روشن)

آگے رہا مربع ہونا سو وہ بھی ثابت بلکہ مشاہد ہے کیونکہ اس مسیح موعود کا قد درمیانہ [illegible] القامة [illegible] اور نہ قصیر القامت اور میں [illegible] ظاہر ہو [illegible] اور اشارات [illegible] دو کپڑوں زرد رنگ سے دو قسم کے [illegible] مسیح موعود کو ابتداء جوانی سے عارضہ ہو رہے ہیں [illegible] دو کپڑے زرد رنگ [illegible] **اور کان راسه یقطر** [illegible] قطرے [illegible] (۱۲) [illegible] ملاحظہ فرما لیجیے۔ اور **لیل الحمرة والبیاض** (رنگ سرخی سفیدی کی طرف مائل) جو حدیث میں مذکور ہے۔ اس کے معنے بھی گندمی رنگ کے ہی ہیں دیکھو شروح حدیث کو اور ظاہر ہے کہ جو رنگ حمرہ بیاض کی طرف مائل ہو وہ گندمی رنگ ہی ہوتا ہے۔ [illegible] مسیح موعود میں موجود ہے پس یہ حدیث آپ کی لکھی ہوئی تو ہمارے لئے ایک [illegible] نہ آپ کے لئے

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

اور یہ ضمائر اور مماثلت کی جو ہمنے [illegible] آپ کی خاطر [illegible] کی ہے۔ [illegible] ہم تو یہ کہتے ہیں کہ [illegible] موسوی مراد ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ [illegible] ہیں عیسے موعود محمدی ہی مراد ہے۔ جو مصداق **اماکم منکم** یا **امکم منکم** کا ہے۔ [illegible] (امام [illegible])

حدیث میں موجود ہیں [illegible] علامات [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اور کسر صلیب وغیرہ حجت وبرہان کے ذریعے سے ہوگا۔ نہ سیف وسنان سے اور یہی شرب ثانی ہے۔ اور اسی لئے حدیث مین یہ لفظ بھی موجود ہین۔ انا اولی الناس بعیسی بن مریم (بے شک مین قریب تر آدمیون کا ہون ساتھ عیسے بن مریم موعود کے ۱۲) یعنی مین سب آدمیون سے زیادہ تر قریب تر ہون۔ ساتھ عیسے بن مریم موعود کے کیونکہ عیسے موعود تو صرف میرے دین کو ہی قائم کریگا۔ نہ دین موسوی کو ہان صرف فرق یہ ہے کہ میرے وقت مین شرب اول واقع ہو۔ اور اس کے وقت مین شرب ثانی واقع ہوگا۔ اور اگر اس حدیث مین عیسے سے مراد وہی عیسے نبی اسرائیلی ہون۔ تو پھر یہ نکتہ حاصل نہین ہوسکتا۔ کیونکہ دین اسلام اور تعلیم عیسوی مین بون بعید ہے۔ دیکھو اناجیل کو۔ پھر ان عیسے اسرائیلی کے ساتھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس کیونکر ہوسکتے ہین۔ اور لم یکن بینی و بینہ نبی (نہین ہے درمیان میرے اور درمیان اس کے کوئی نبی ۱۲) بہت درست ہے۔ کیونکہ اس تیرہ سو برس مین کسی موعود من اللہ نے دعویٰ نبوت جزئیہ کا بھی نہین کیا۔ اسکا بیان آپکی دلیل دوم کے رد مین انشاء اللہ آوے گا۔ فانتظروا اور امھاتھم شتی ودینھم واحد (مائین ان کی مختلف ہین اور دین ان کا ایک ہی ہے ۱۲) کا مطلب بھی اس صورت مین بہت درست ہوگیا۔ کیونکہ دین تو بمنزلہ باپ کے ہے۔ جو سوائے ایک باپ کے دوسرا باپ حقیقی نہین ہوسکتا۔ کیونکہ ماں کو بحالت کسی کی زوجہ ہونے کے دوسرا زوج درست نہین ہوسکتا ہے۔ اور اسی دین کے لئے قرون مختلف اور شتی واقع ہوتی ہین۔ جو بمنزلہ امہات کے ہین جن کا تعدد زوج کے لئے جائز ہے۔ جیساکہ اوپر مذکور ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ دین اسلام کا غلبہ اور اظہار کل ادیان پر بغیر حجت اور برہان کے سیف وسنان سے ہو بھی نہین سکتا کیونکہ کسی کے داخل ہونے دین اسلام میں جو بزور شمشیر ہو کیا نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے۔ پس یہی شرب ثانی ہے۔ جو موجب اظہار اور غلبہ دین اسلام کو ہو۔ اور دوسری حدیث مین بھی ہم یہی کہتے ہین کہ عیسے بن مریم سے مراد مسیح موعود ہین۔ لا غیر۔ کیونکہ اس حدیث مین خروج دجال کا ذکر کرنا قرینہ ہے اس امر کا کہ مراد اس سے عیسے موعود ہی ہین۔ اس لئے کہ ہلاک دجال کا ۔۔ عیسے موعود ہی کے ہاتھ سے ہوویگا اور یہ امر ظاہر ہوتا ہے صحیح بخاری کے بغور مطالعہ کرنے سے کیونکہ اس مین عیسے کے دو حلیے مختلف لکھے ہوئے ہین۔ ایک گندمی رنگ سیدھے بال والا جو مسیح موعود ہے اور دوسرا سرخ رنگ گھونگر والے بال والا۔ یعنی نبی اسرائیلی پہلے مسیح کے ساتھ تو دجال کا ذکر ہے اور وہی مسیح محمدی ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ دجال کا ذکر نہین جو مسیح اسرائیلی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار پس جس طرح پر کہ دو حلیے مختلف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائے گئے۔ ایک مسیح اسرائیلی کا حلیہ اور دوسرا مسیح محمدی کا حلیہ۔ اسی طرح پر اس حدیث مین جیساکہ حضرت موسے اور حضرت ابراہیم سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔ اسی طرح پر عیسے محمدی سے بھی عالم مثال مین ملاقات ہوئی اس مین کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ بلکہ اس مین تو کمال علم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے۔ جو مصداق ہین۔ علمت علم الاولین والاخرین (سکھایا گیا ہون مین علم اولین وآخرین کا ۱۲) کے۔ کیونکہ انبیاء اولین ابراہیم وموسے سے بھی آپکی ملاقات ہوئی اور عیسے محمدی آخرزمان بھی عالم ارواح مین آپ کو دکھائی گئے۔ جیساکہ دیگر اسوال شراط الساعۃ اور حشر ونشر کے واقعات دکھلائے گئے۔ اور چونکہ عیسے محمدی آخر زمانہ مین آنیوالے تھے۔ اس مناسبت سے قیامت کے وقوع کا بھی انہین سے ذکر ہوا۔ اور انہین کی طرف اس کے احوال کا رد اور رجوع کیا گیا۔ اور پھر انہون نے اپنا کام ویسی بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کیونکہ وہ آپکے غلام اور خادم تھے۔ اور ان کا یہی فرض منصب تھا۔ اور قیامت سے بھی زیادہ تر نسبت رکھنے والے تھے۔ بہ سبب قرب ان کی بعثت کے جو زمانہ آخر مین تھی ساتھ قیامت کے۔ علاوہ برین ہمکو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کشف کو اوائل انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص اور منحصر کرین۔ باوجودیکہ آپ مصداق ہین علمت علم الاولین والاخرین کے اور آپ کی شان مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما (اور ہے تجھ پر بہت بڑا فضل اللہ تعالیٰ کا) دوسری دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ مسلم کی حدیث مین پانچ بار عیسے موعود کے لئے لفظ نبی اللہ کا آیا ہے۔ اگر مرزا صاحب نبی ہین تو بحکم آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (ولیکن اللہ تعالیٰ کے ایسے رسول ہین جو انتہائی درجہ تمام نبوتون پر پہونچے ہوئے ہین ۱۲) کے کفر لازم آتا ہے۔ الی الآخر۔ اقول الجناب والا۔ تو سب سے اول آپ ہی پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کے نزدیک عیسے نبی اسرائیلی آخر زمانہ مین مبعوث ہووینگے۔ تو پھر خاتم النبیین تو حضرت عیسے ہوئے۔ نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب فرمایئے۔ کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (مین ہی خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی آنیوالا نہین ۱۲) جو آپکے نزدیک احادیث متواترہ سے ہے۔ آپکے اس کا کیا جواب ہے۔ اور لا نبی بعدی مین چونکہ بحکم لای نفی جنس کے واقع ہوا ہے۔ لہذا آپ کو یہ بھی گنجائش باقی نہین رہی۔ کہ کسی نبی قدیم کو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے لا سکین علاوہ برین ایک بڑی مصیبت آپ پر یہ بھی وارد ہوگی کہ نص قرآنی مین موجود ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ یعنی قول حضرت عیسے کا بشارت دینے والا اس رسول کا ہون جو میرے بعد آوینگے اور نام ان کا احمد ہوگا ۱۲) یعنی جبکہ آپکے نزدیک حضرت عیسے ابھی تک بقید حیات آسمان دوم وغیرہ پر بیٹھے ہوئے ہین تو پھر لازم آیا کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک مبعوث ہی نہین ہوئے کیونکہ کسی نبی کی بعدیت مطلقہ سے اگر کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔ تو بعدیت بعد الموت ہی ہوگی لا غیر۔ اب کہیئے۔ جس الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔ اور اگر آپ کہین کہ حضرت عیسے عہدہ نبوۃ سے معزول ہوکر مبعوث ہون گے۔ تو اولاً تو یہ عرض ہے۔ کہ ہنوز دہلی دور است۔ کیونکہ اول ان کی حیات کا تو اثبات کیجئے ثانیاً۔ اور پھر آسمان پر بجسد عنصری اوٹھایا جانا اور پھر ثالثاً بجسد عنصری آسمان پر سے اوترنا آپ ثابت فرماوین جسکا ابطال ہمارے صدہا رسائل مین موجود ہے۔ رابعاً۔ ہم کہتے ہین کہ فقہ اکبر وغیرہ کی شروح مین لیسے خیال کو کہ کسی نبی کو معزول عن النبوت اعتقاد کیا جاوے۔ کفر لکھا ہوا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ (بے شک اللہ تعالیٰ نہین بدلتا ہے حالات کسی قوم کو۔ جب تک وہ خود اپنے حالات متعلقہ اپنی نفسون کو تبدیل نہ کرین ۱۲) حضرت عیسے نے کون سا گناہ کبیرہ کیا ہے۔ جو نبوت سے معزول یا منفصل ہوکر نازل ہون گے۔ اور خامساً ہم کہتے ہین۔ کہ اس صورت مین حضرت عیسے معزول عن النبوت ایک رجل ہوئے رجال بنی اسرائیل مین سے۔ پس ان کی لئے کونسی ترجیح حاصل ہوئی۔ اس امتی رجل پر جس کے حق مین۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الایہ (تم تمام امتون سے افضل اور بہتر ہو جو پیدا کئے گئے ہو۔ جملہ آدمیون کی ہدایت کے لئے ۱۲) وارد ہوا ہے خصوصاً اس مجدد پر جو خیر الامم مین راس صدی پر مبعوث ہوکر عیسے موعود ہو۔ جس کے لئے ہزارہا ادلہ قاہرہ نقلیہ اور نشانات باہرہ سماویہ وارضیہ موجود ہین۔ دیکھو ہمارے رسائل کو۔ بعد ہمارے مسلک کی بموجب اس حدیث مسلم مین جو لفظ نبی اللہ کا پانچ دفعہ آیا ہے۔ اس سے نبی تشریعی مراد نہین بلکہ ایک امتی مراد ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہین۔

من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب
ہان ملہم استم وز خداوند منذرم

ہان البتہ جو مجدد باوجود امتی ہونے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملہم ہو اس کو نبی جنہر دینے والا کہہ سکتے ہین۔ کیونکہ سلسلہ الہامات اور مکالمات الہیہ کا اس امت مین قیامت تک جاری رہے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ (بے شک جن لوگون نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے۔ پھر اس قول و اقرار پر ثابت رہے تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہین۔ کہ نہ کچھ اندیشہ اور خوف کرو

مت رنج کرو۔ اور خوش ہو تم ساتھ بہشت کے جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے ہم تمھاری زندگانی دنیا میں بھی دوست ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے ۱۲)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل استقامت پر تنزل ملائکہ کا واسطے ابشار کے حیوۃ دنیا میں ہی ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ اور معنے نبی کے جو خبر دینے والا اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس آیت سے ایسے اہل استقامت کے لئے ثابت ہوتے ہیں۔ پس انہیں معنی کی رو سے عیسےٰ موعود کو حدیث مسلم میں نبی اللہ فرمایا گیا ہے۔ اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ ان محذورات مذکورہ وغیر مذکورہ میں سے جو کہ آپ پر وارد ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر خود حضرت عیسےٰ ہی آخر زمانہ میں آویں گے۔ اور بعض محرمات اسلامیہ کو حلال کر دیویں گے تو اہل اسلام ان پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس اعتراض کے جواب میں اہل اسلام پر اس آیت کو پیش کر کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ منصب مجھکو خود تمھارے قرآن مجید نے عطا فرمایا ہے۔ جیسا قال اللہ تعالیٰ۔ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم۔ پھر آپ اس آیت کے مقابلہ میں ان کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ یا وہ یہ اگر کہیں کہ میرے بعد آپ کے نبی محمد رسول اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونے تھے ابھی تک تو میں زندہ ہوں لہذا احمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے کما قال اللہ تعالیٰ۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ تو آپکے پاس جواب اس کا کیا ہے۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمھارے قرآن مجید میں نعوذ باللہ اکثر اغلاط واقع ہوگئی ہیں۔ جیسا کہ کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ (جب تک کہ میں ان میں زندہ رہا میں ان کا نگہبان رہا۔ پس جبکہ تو نے مجھ کو وفات دیدی۔ تو تو ہی ان پر نگہبان تھا ۱۲) اور وجہ اس کی غلط ہونیکی یہ بیان کریں۔ کہ میرے آسمان کے اٹھائے جانے کے بعد ہی تو میری امت مشرک اور گمراہ ہوگئی ہے۔ اور اب میں آسمان پر سے نازل ہو کر آیا ہوں جو ان کو راہ ہدایت پر لا رہا ہوں۔ اور چالیس برس تک میں ان کو دعوت کروں گا۔ اور بموجب وان اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (اور کوئی اہل کتاب میں سے باقی نہیں رہے گا۔ جو قبل موت اس کے ایمان نہ لاوے ۱۲) کے جملہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آویں گے۔ ان تمام حالات کو تمہارا قرآن مجید بیان کرنا بھول گیا لہذا قرآن میں یہ ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے جس میں میرا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے۔ ایسے غلط جواب دینے میں پھر میری نجات کب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس آیت کے آگے ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقہم۔ پھر اس کا جواب آپ کیا دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ آیت استخلاف میں جو حرف منکم کا آیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ آخری استخلاف تو میرے ذریعہ سے واقع ہوا۔ اور میں بنی اسرائیل میں سے ہوں نہ تم میں سے۔ تو پھر اس کا کیا جواب ہوگا۔ یا اگر وہ امت محمدیہ سے فرماویں۔ کہ میرے پاس سے تم چلے جاؤ۔ اور دہشت ہو جاؤ۔ میں تم کو ہرگز ہدایت نہیں کرتا کیونکہ میں تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں خود تمھاری کتاب میں موجود ہے۔ کہ رسولا الی بنی اسرائیل۔ پھر آپ اس کا جواب بجز اپنی محرومی اور بدنصیبی کے کیا دے سکتے ہیں۔ افسوس کہ ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ صد افسوس ہے آپ کی بدنصیبی پر کہ ؎ در پئے شیطان جان ہم رفت۔ این ہم رفت و آن ہم رفت۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمھارے قرآن مجید میں صرف ایک ہی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ نعوذ باللہ صدہا غلطیاں واقع ہوگئی ہیں۔ کیونکہ میری نسبت یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں کھاتا پیتا تھا۔ کانا یاکلان الطعام۔ حالانکہ دو ہزار برس یا زائد تک میں آسمان پر بجسد عنصری مقیم رہا ہوں۔ میں نے وہاں پر کوئی طعام نہیں کھایا۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین۔ نعوذ باللہ غلط ہے۔ علے ہذا القیاس۔ فیہا تحیون و فیہا تموتون بھی غلط ہیں۔ کیونکہ دیکھو میں مدت دراز تک آسمان پر مستقر رہا ہوں۔ اور میری حیات کتنی مدت دراز تک آسمان پر ثابت ہو چکی ہے۔ تو پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ دیکھو میرے ابن اللہ ہونے کی یہ دلیل قوی تمھارے قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ جب تمھارے نبی کے مخالفین نے کہا تھا۔ او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرءہ (یا آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے تمھارے چڑھ جانے پر بھی یہاں تک کہ تم اوتار لاؤ ہم پر ایک کتاب کہ ہم اس کو پڑھ بھی لیویں۔ ۱۲) تو یہ جواب ملا تھا کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ (کہدو تم ان سے کہ سبحان اللہ۔ یہ بدیہی نشان کیونکر واقع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نہیں ہوں۔ مگر ایک بشر رسول یعنے نہ فرشتہ رسول ۱۲) جس کا مفہوم صریح یہ ہے۔ کہ کوئی بشر رسول آسمان پر نہیں جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا مرتبہ بشر رسول سے بھی بڑھ کر ہو تو وہ آسمان پر جا سکتا ہے۔ پس میرا مرتبہ بشر رسول سے بڑھ کر ہے یعنی میں ابن اللہ ہوں۔ کیونکہ میں مدت دراز تک آسمان پر رہا ہوں۔ تو آپ ان کی اس دلیل کا کیا جواب دیویں گے۔ بینوا توجروا۔ یا اگر وہ کہیں کہ نعوذ باللہ قرآن میں یہ بھی ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے۔ کہ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کے تمام رسولوں کا گذر جانا اور فوت ہو جانا بیان فرماتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔ (اور نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول بتحقیق گذر چکے اس سے پہلے تمام رسول تو کیا اگر وہ مر جاویں یا قتل کئے جاویں۔ تو تم پھر جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل ۱۲) پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ قرآن مجید میں ایک عظیم الشان غلطی یہ بھی واقع ہوگئی ہے جو آیت و اوینہما الی ربوۃ ذات قرار و معین (اور پناہ دی ہمنے ان دونوں کو ایسے ٹیلے پر جس میں ان کا قرار رہا اور اس میں پانی اور شفاف بہتا تھا ۱۲) میں بجائے علی السماء وغیرہ فرما دیا ہے۔ یعنی یوں فرمانا چاہیئے تھا۔ و اوینہما علی السماء یا اوینٰہ علی السماء۔ غرض کہ میں کہاں تک ان محذورات کو تحریر کروں۔ جو آپ کی مسلک پر لازم آتے ہیں۔ یہ چند ایرادات ہیں۔ جو آپ کی خدمت میں حضرت عیسےٰ کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ پھر اگر حضرت عیسےٰ کی ان تمام ایرادات و اعتراضات مذکورہ وغیر مذکورہ کو آپ نے تسلیم کر کے سکوت اختیار فرمایا۔ تو آپ کے ہاتھ سے تمام قرآن مجید فوت ہو جاوے گا۔ اور اگر آپ نے ان تمام ایرادات مذکورہ وغیر مذکورہ کو رد کرنا شروع فرمایا۔ تو آپ جیسے مولوی صاحبان کو ان حضرت عیسےٰ موعود کے ساتھ بھی ایک بڑا مناظرہ یا مجادلہ پیش آئیگا جس سے آپ کو خلاص قیامت تک حاصل نہ ہو سکے گا۔ اور بعد اللتیا والتی آپ ایسے عیسےٰ کو بھی دجال و کذاب ہونیکا ہی فتویٰ دیویں گے۔ جس عیسےٰ کو آپ موعود قرار دیکر اس کے اترنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کی تصدیق کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہاں اس ورطہ کا سد موجود۔ بینوا توجروا

پھر واضح ہو کہ ایک امتی کا جزوی نبی ہونا حسب الحکم آیت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الایۃ کے ہرگز ہرگز آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں ہو سکتا ہے۔ دیکھو مجمع بحار الانوار کے تکملہ کو جس میں حضرت عائشہ کا یہی مذہب لکھا ہوا ہے۔ عن عائشۃ۔ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ (بے شک کہو تم آپ کو خاتم النبیین لیکن یہ مت کہو کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵۔ اور دجالین کذابین کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں۔ وہ انھیں لوگوں کے بارہ میں ہیں۔ جو بمقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات میں یا بعد آپ کی وفات کے آپ کے خلفاء اور نائبوں کی حیات میں یا ان کی وفات کے بعد پیدا ہونیں گے اور ہوئے اور چونکہ سلسلہ خلافت نبوی کا حسب آیت استخلاف کے قیامت تک جاری ہے۔ لہذا سلسلہ دجالین کا بھی ان کے مقابلہ میں قیامت تک رہیگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ انظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین (پس ذرا مہلت دی تو مجھکو قیامت کے دن تک فرمایا بے شک تو مہلت دیئے گیوں میں سے ہے ۱۲) پس بحکم لکل فرعون موسیٰ کے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی فرعون تو موجود ہوا اور موسےٰ مبعوث نہ ہووے علیٰ ہذا القیاس۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ دجال تو موجود ہو۔ اور کوئی عیسےٰ موجود نہ ہو۔ کیونکہ قرآن مجید اور دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی تاکید شدید سے واقع ہو چکا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اگر بمقابلہ دجالین کے کوئی مسیح صادق موجود نہیں تو دین اسلام کیونکر محفوظ و مصؤن رہ سکتا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ (بتحقیق اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ میں

جمع کیا تھا مگر تھوڑا سا جو وسط میں بچ سکے تم نے محفوظ رکھا ہوگا (۱۲)
اور اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی وصف دجال کا احادیث میں ایسا مذکور ہوا ہو کہ وہ اس مسیح دجال پر صادق نہ آتا ہو تو احادیث صحاح سے تعدد دجاجلہ کا بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو اس وصف کو ہم دوسرے دجاجلہ پر محمول کریں گے۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ باوجود تعدد دجاجلہ کے جو مخالفین کو بھی مسلم ہے۔ ہر ایک وصف مذکورہ فی الاحادیث کو اسی مسیح دجال پر منطبق کریں۔ اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسے نبی اسرائیلی کی وفات قطعی طور پر متعدد نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ہم اپنے رسایل میں ثابت کر چکے ہیں اور بخاری شریف میں اختلاف حلیتین بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک عیسے نبی اسرائیلی موسوی ہے۔ اور دوسرا مسیح موعود مثیل محمدی ہے۔ اور پھر مسیح موعود کی نسبت امامکم منکم متفق علیہ احادیث میں پایا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہونے والا ہے۔ اور امامکم منکم صحیح مسلم میں موجود ہے۔ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ بطور نص کے کہ وہی مسیح نازل ہونے والا امام ہوویگا۔ لاغیر۔ اور زمانہ غلبہ مذہب عیسائی کا بھی موجود ہے۔ جس صلیب کی کسر کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ اور قرآن مجید میں آیت استخلاف میں بھی لفظ منکم کا موجود ہے۔ جس سے بطور نص کے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سلسلہ استخلاف کا اسی امت میں سے واقع ہوویگا۔ اور چونکہ اس آیت استخلاف میں لام تاکید اور نون تاکید ثقیلہ کا بھی موجود ہے۔ اور آیت کی اسلوب کے بموجب وہ استقبال ہی کے لئے آتا ہے۔ جو آخر زمانہ اور قیامت تک کو شامل ہے۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن جو ایک علامت خاصہ مہدی آخر زمان کے لئے حدیث دار قطنی وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی واقع ہو چکی۔ اور حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل ماۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ بھی باواز بلند پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اس چودھویں صدی میں ایک مجدد کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اور جس طرح پر کہ امت موسویہ کے سلسلہ خلافت میں آخری خلیفہ حضرت عیسے حضرت موسے سے چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ اسی طرح پر اس چودھویں صدی کے راس پر اس مسیح موعود نے دعوی بعثت کا بھی کیا اور کوئی دوسرا شخص مدعی ایسا موجود نہیں جس نے فرض منصب اپنا مناسب اس صدی چہاردہم کے ایسا کیا ہو جس سے کسر صلیب واقع ہوا ہو۔ اور پھر خود حضرت عیسے کا فیصلہ انجیل متی باب ۱۱ آیت چودہ وغیرہ میں مذکور ہے جس کا مصدق قرآن مجید بھی ہے۔ اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ کسی کامل متوفی کے نزول سے مراد یہ ہو کہ اس کامل کی شبیعت اور خو میں دوسرا شخص کامل پیدا ہو نہ یہ کہ آسمان سے وہی پہلا شخص نازل ہووے۔ وغیرہ وغیرہ بے شمار آیات و نشانات ایسے موجود ہو گئے ہیں۔ جو قطعی واجب کے طور پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ انہ نازل میں جو ضمیر ہے اس سے مراد مثیل عیسے ہے نہ خود عیسے۔ علی ہذا القیاس۔ اگر کسی حدیث میں خود عیسے کا نزول مذکور ہوا ہے تو اس سے بھی مراد مثیل عیسے ہی ہے نہ خود عیسے۔ امید کہ ان جملہ امور میں غور فرمایا جاوے اور جواب سے سرفراز کیا جاوے۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ آپ نے ہمارے دعاوی کی تصدیق فرمائی۔ فقط۔ والسلام خیر ختام مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۵ء

محمد احسن۔ نزیل دہلی

اس رسالہ کا مسودہ دو تین روز ہی مولوی صاحب کے خط کے آنے سے طیار ہو گیا تھا چنانچہ ایسے جلسہ دہلی میں سنایا گیا جس میں موافق اور مخالف موجود تھے۔ مگر بسبب پیش آجانے سفر لودھیانہ و امرت سر کے اور نیز خاکسار کے آخر سہ وطن چلے جانے سے طبع اس کا ملتوی رہا تھا۔ لہذا اس قدر تاخیر قابل عفو ہے۔ والسلام

بدر کی ایک التماس سنئیے

ایک وقت تھا کہ مقدس احمدی قوم اپنے پیارے امام اور دارالامان کے اخبار بڑی بڑی قیمتیں خرچ کر کے سنا کرتے تھے اکثر عاشقان امام برحق نے قادیان کے رہنے والے بعض لعض احباب کو تازہ اخبار لکھنے کے لئے ایجنٹوں کے طور پر مقرر کیا ہوا تھا اور جو ایسا نہیں کر سکتے تھے وہ ہمیشہ تڑپتے رہتے تھے۔ اور جہاں کہیں اپنے قرب جوار میں کسی بھائی کے دارالامان سے آنے کی خبر پاتے تو شوق اور محبت سے فوراً دیوانہ وار اپنے کاروبار چھوڑ کر اس کے پاس پہنچتے اور اخبار تازہ کی غذائے روحانی سے روح تازہ کرتے اور بڑی بڑی تکلیفیں اور خرچ برداشت کرتے لیکن بدر نے ان تمام تکلیفوں اور خرچوں سے احمدی قوم کو سبکدوش کر دیا ہے اور تڑپتے ہوئے مشتاق دلوں کو کوچہ دلبر کی تازہ ترین ہیچ اور معتبر خبروں اور نکتوں سے آگاہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے ان کے علاوہ جن جن خدمات کو بدر ادا کر رہا ہے ان کی تشریح اس جگہ موجب تطویل ہو۔ صرف یہ باتیں حضرت اقدس امام و مرسل سیف کی اس منشا میں مرکوز ہیں۔ بدر کی نسبت آپ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے ہیں کہ یہ اخبار ہمارا ایک شاہد ہے ہم اس کا بند ہونا بہت منحوس سمجھتے ہیں“۔ وہ ہر کا نعال بدر کے جاری رہنے اور اس کے قیام اور استحکام کو دل سے آرزو رکھتے ہیں اور اکثر اس کی فکر کیا کرتے ہیں اسی لئے اپنا پیارا خادم مفتی محمد صادق اس کی ایڈیٹری کے لئے مقرر فرمایا۔ اور یہ لکھا کہ اب اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی“۔ پس اے قوم۔ بدر آپ کی خدمت میں اپنے حقوق آپ پیش نہیں کرتا کیونکہ جس قوم کا یہ خادم ہے اسکو دنیا میں سب سے بڑھ کر شاکر۔ قدردان اور محسن قوم ہونیکا فخر و دعوی ہے ان سب کو اس نے ایک ہی بات میں ختم کر دیتا ہے کہ آپ کا وہ محبوب امام جس کے ہاتھ پر آپ نے بیعت کی ہوئی ہے۔ نہایت دل سے چاہتا ہے کہ یہ بدر ہمیشہ زندہ رہے۔ چلتا رہے اور بڑھتا رہے سب سے پہلے کیونکہ وہ خود ہی سلسلہ نبوت محمدیہ میں بدر ہی ہے۔ بدر اسبات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ شکر موجب ازدیاد انعام ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں شکوہ و شکایت سے یہ درخواست پیش نہیں کرتا۔ بلکہ قوم کی طرف سے جس تپاک اور قدردانی سے آج تک اس کا استقبال ہوا ہے وہ اس کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی حالت آپ کی نصرت کی محتاج ہے اور آپ کی ہمت اور نصرت پر اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے وہ اپنی محسن قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے یہ عرضداشت ارسال کرتا ہے

آپ لوگ قادیان جیسے مقام میں اس کام کے متعلق ہر ایک چیز کی گرانی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ایک طرف اتنے بھاری اخراجات اور دوسری طرف اس کی قیمت کا بہت تھوڑا ہونا۔ دو ایسے امور ہیں جن پر آپ کی خاص غور کی ضرورت ہے۔ سالانہ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے ہے اور اسی میں محصولڈاک۔ لکھائی۔ چھپائی۔ روانگی۔ اور ایڈیٹری کے اخراجات شامل ہیں۔ گویا ایک اخبار صرف ڈیڑھ دمڑی کے قریب قیمت پر آپ کو گھر بیٹھے بٹھائے پہنچ جاتا ہے۔ اور اس طرف خرچوں میں سے کمی محال ہے۔ میاں معراج الدین عمر نے ہمت کی۔ کہ آج تک اس کو تھامے رکھا اور ڈیڑھ ہزار سے زیادہ روپیہ اس پر خرچ کر دیا اور ابھی تک سو سوا سو روپیہ ماہوار ہے لیکن ان کا چندہ کافی نہیں ہو سکتا قومی کام ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد سے چلتے ہیں۔ الحکم ہی کی طرف دیکھ لو کہ کس طرح قوم نے فراخ دلی سے اس کی مالی نصرت کی۔ احباب نے سینکڑوں روپیہ بیدریغ اس کو دیکر قایم رکھا اور علاوہ اس کے اس کا ابتدا سالانہ چندہ ہی اتنا معقول تھا۔ کہ اس کے چلنے میں دقت واقعہ نہ ہو سکتی تھی

بدر کا قایم رکھنا بھی سلسلہ احمدیہ کے ضروریات میں سے ہے اس لئے اس کا حق ہے۔ کہ قوم اس کی گذشتہ ڈونیشنوں سے نصرت فرمائے۔ لیکن بدر اتنا بوجھ قوم پر ڈالنا پسند نہیں کرتا۔ البتہ وہ ایک نہایت سیدھی اور آسان راہ سے نصرت چاہتا ہے اور التماس کرتا ہے کہ ہر ایک صاحب جن کی نگاہ سے یہ عرضداشت گذرے یا جاس کو سن لیں وہ کم از کم پانچ نئے خریدار اس کے لئے بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھ لیں اور ان کے چندے پیشگی ارسال کرا دیں۔ اس طریق سے حبیب خدا مہدی و مسیح کی منشا پوری ہوگی اور بدر آپکی خدمت کے لئے قایم رہے گا۔ اور آپ کو اللہ تعالے کے ہاں سے اجر عظیم ملیگا۔

جہاں اس درخواست کی منشا پورا کرنا قوم کا فرض ہے۔ وہاں اس کی اشاعت بھی فرض ہے۔ والسلام

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۳ نومبر ۱۹۰۵ء وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
ترجمہ۔ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر۔

کشتہ جات واعمال شگرف وقلعی

ولکلیس وعقد وقائم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی بری حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیونکی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سرتوڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کرسکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ شدہ معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عمہ رہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور ادویات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے تیار کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۶۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات ووجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک وخرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۱۲ ر

سنون دندان۔ تو اب کسی کو امراض داڑھ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہون۔ منہ مین سے بدبو آوے دانت مین پس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہوجاتا ہے چند یوم کے استعمال پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمتہ فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کردیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنادیا ہے یا جن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا یا ہے ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھیئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہین یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام ہمتون پر کردیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عا

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی کر لکھ دیتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کردئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ مختصہ کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ے مجلد ۔

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورۃ مین تمام ترجمہ اور مضامین دی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد عہ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ ونکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب وغریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۲ ر (۸) **مفتاح العربی** کے ذریعے معمولی اردو خوان عربی درسنا ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہوسکتا ہے قیمتہ ۸ ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۱۰ مجلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت ۱۰ مجلد ۱۲ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ادویات کامل طور پر درج کردیگئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۲ ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

مطبع بدر قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔